بن زیاد ہو اور اس نے اسلام کا کوئی معرکہ سر کیا ہو یہاں تک کہ ملک کا سربراہ اور وزیر اعظم بھی استقبالوں اور تقاریب میں اس کے گرد گھوم پھر رہے ہیں۔ اور تعریفوں کے پل باندھے جا رہے ہیں، یہ صورت حال پوری قوم کے لئے شرم کا باعث ہے۔ میں ایوان کے معزز ارکان سے پوچھتا ہوں کہ بھارت میں راجیو گاندھی ہمارے کسی بھی فن کار کی ایسی پذیرائی کر سکتا ہے۔ راولپنڈی کی اس قیامت صغریٰ میں تخریب کاری کے امکانات کا بھی جائزہ لینا چاہیے۔ کیونکہ اس وقت عالمی طاقتیں ہم پر دباؤ ڈال کر مسئلہ افغانستان میں اپنی مرضی کا فیصلہ منوانا چاہتی ہیں۔ ہمیں ہرگز نہیں جھکنا چاہیے۔ علاوہ ازیں ملک بھر میں آبادی کے مقامات اور سرحد میں نوشہرہ، کوہاٹ، حیات آباد، پشاور اور مردان وغیرہ کی گنجان آبادیوں سے بھی اسلحہ ڈپو فوراً منتقل کرنے چاہئیں۔ کہوٹہ کے ایٹمی منصوبے کے تحفظ پر بھرپور توجہ دینی چاہیے۔ نیز راولپنڈی میں اس اندوہناک واقعہ کی تحقیقات کسی فوجی افسر سے نہیں بلکہ سپریم کورٹ کے ججوں پر مشتمل ٹریبونل کے ذریعہ کرائی جائیں۔"

اگر خدانخواستہ اس قدر تنبیہات اور غیبی ہدایات اور قدرت کے واضح اشارات کے باوجود بھی ہم بحیثیت ایک مسلمان قوم اور ایک آزاد اسلامی ریاست کے نہ ابھر سکے اور توبہ و انابت الی اللہ عمل صالح اور نظام امن و سلامتی اور نفاذ شریعت کی طرف آگے نہ بڑھ سکے تو اندیشہ ہے کہ دنیا میں پھر ایک مرتبہ ایک اور اسپین اور سمرقند اور تاشقند و بخارا اور سقوط ڈھاکہ وغیرہ کی تاریخ دہرائی جائے۔

---

۶ سال کے طویل ترین اور صبر آزما مذاکرات کے بعد بالآخر ۱۴ اپریل بروز جمعرات جنیوا میں ہونے والے معاہدہ پر پاکستان، افغانستان، روس اور امریکہ کے نمائندوں نے دستخط کر دئے۔ معاہدہ کیا ہے؟ اس کے نتائج و اثرات کیا ہوں گے۔ افغان مجاہدین کو ان کی تاریخی اور عظیم قربانیوں کا بدلہ کیا ملے گا۔ روس نے کیا کھویا اور کیا پایا؟ پاکستان کے مستقبل اور سالمیت کی حیثیت کیا رہی اور معاہدہ کے سلسلہ میں افغان اتحاد کے راہنماؤں کا ردعمل کیا ہے؟ اس سلسلہ کی تمام تر تفصیلات قارئین کے سامنے نشریاتی اداروں اور اخبارات کے ذریعہ پہنچ چکی ہیں۔

مرکز علم دارالعلوم حقانیہ اور اس کے فضلاء اور جمعیۃ علماء اسلام کے کارکن چونکہ افغانستان کے میدان کارزار میں عملاً شریک رہے جہاد افغانستان کے روز اول سے قائد شریعت حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ نے اس کی بھرپور حمایت اور عملاً نصرت و تعاون کا کوئی موقعہ خالی نہیں چھوڑا۔

افغان قیادت کے اتحاد میں دیگر بہت سے اسباب و محرکات کے ساتھ حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کے مساعی کو بھی بڑا دخل ہے۔ اس سلسلہ کی مختصر اور بعض اوقات تفصیلی رپورٹیں بھی قارئین "الحق" میں ملاحظہ فرماتے رہے لہٰذا جنیوا معاہدے کے نازک اور قریب ترین مرحلہ پر بھی قائد شریعت حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم اور قائد جمعیۃ مولانا سمیع الحق نے احساس مسئولیت، دینی جذبہ اور آزاد افغانستان کے قیام و استحکام کی خاطر پوری عالمی برادری پر افغانستان کے برسرپیکار

مجاہدین کے ٹھوس موقف کو واشگاف کرنا اور پاکستان کے غیور مسلمانوں کے تمام دینی قوتوں کی نمائندہ جماعت جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے اس کی بھرپور حمایت کا اظہار ضروری سمجھا۔ چنانچہ افغان مجاہدین کی سات بڑی جماعتوں کے سربراہوں کو ۱۲ اپریل بروز منگل ۳ بجے سہ پہر اسلام آباد ہوٹل میں استقبالیہ دیا جس میں حزب اسلامی افغانستان کے امیر مولوی محمد یونس خالص، ہفت گانہ اتحاد کے چیئرمین انجنیئر گلبدین حکمت یار۔ حرکت انقلاب اسلامی کے امیر مولوی محمد نبی محمدی۔ جبہ ملی نجات افغانستان کے امیر مولانا صبغۃ اللہ مجددی۔ اتحاد اسلامی مجاہدین کے امیر استاد عبدرب الرسول سیاف۔ افغانستان کے نامزد صدر انجینئر احمد شاہ۔ جمعیت اسلامی افغانستان کے امیر استاذ برہان الدین، مدینہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر شیخ عبداللہ الزائد۔ افغان رہنما مولانا نصر اللہ منصور اور پیر محمد گیلانی کے مشیر فاروق اعظم کے علاوہ افغانستان کے میدان جنگ کے کئی ایک جرنیلوں، سینیٹ اور قومی اسمبلی کے ممبروں، غیر ملکی سفارتی نمائندوں، علماء، سکالروں اور ممتاز شہریوں نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ افغان قائدین نے مسئلہ افغانستان میں شیخ الحدیث مولانا عبدالحق، مرکز علم دارالعلوم حقانیہ، کاروان حق جمعیۃ علماء اسلام اور قائد جمعیۃ مولانا سمیع الحق کے افغانستان کی آزادی اور مستقبل کے آزاد، غیر جانب دار، اسلامی اور مستحکم افغانستان کے قیام واستحکام کے سلسلہ میں گراں قدر مساعی کو انقلاب آفریں، موثر اور نتیجہ خیز قرار دیا۔

مولانا سمیع الحق نے اپنی تقریر میں مجاہدین کی آٹھ سالہ قربانیوں کو عظیم جہاد، پاکستان کی سالمیت اور دفاع کی جنگ، اسلام کے وقار، عالم اسلام کی عظمت اور احیائے ملت کا تاریخی کارنامہ قرار دیا۔ افغان قائدین نے ایسا معاہدہ جس میں مجاہدین کی نمائندگی نہ ہو جس میں ۵۵ لاکھ مہاجرین کی باعزت واپسی، روسی فوجوں کا انخلاء اور مستقبل کے آزاد اسلامی افغانستان کے تشخص کی ضمانت نہ ہو متفقہ طور پر مسترد کر دیا — مگر اس سب کچھ کے باوجود بھی معاہدہ ہو گیا۔

قائد جمعیۃ مولانا سمیع الحق نے ۱۵ اپریل بروز جمعہ جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام اسلام آباد کی جہاد کانفرنس میں جنیوا معاہدہ کو یکسر مسترد کر دیا۔ کانفرنس کی صدارت امیر مرکزیہ حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی نے کی۔ انہوں نے کہا کہ جمعیۃ علماء اسلام پائیدار امن اور صلح چاہتی ہے۔ جب کہ یہ معاہدہ افغانستان میں نہ ختم ہونے والی خانہ جنگی اور افغانستان کو ٹکڑے ٹکڑے کر دینے کا پیش خیمہ ہے۔ اس سے افغان مجاہدین اور مہاجرین کے مشکلات ہرگز ختم نہ ہوں گے۔ پاکستان نے اپنے اصولی اور سچائی پر مبنی موقف سے انحراف کر کے دنیا کے اقوام میں حاصل کردہ نیک نامی کو بدنامی سے تبدیل کر دیا ہے۔ افغان قوم کی عظیم قربانیوں اور پاکستان کی دفاع کے جنگ کے نتیجہ میں جنیوا معاہدہ کی صورت میں انہیں بے بس کر دینا تاریخ اور عظیم جہاد سے غداری کے مترادف ہے۔ چنانچہ جمعیۃ علماء اسلام ۲۹ اپریل سے پورے ملک میں اس معاہدہ کے خلاف یوم سیاہ منائے گی اور رمضان کے بعد پورے ملک میں جہاد کانفرنسیں منعقد کرے گی۔

(۱۶ اپریل روزنامہ مشرق پشاور)

ایسے حالات میں اہل پاکستان اور افغان قائدین کی ذمہ داریاں اب پہلے سے کئی گنا بڑھ گئی ہیں۔ حزم و احتیاط تدبر و

مصلحت اور حکمت، دور اندیشی اور نئے انقلاب کے ہر مرحلہ پر پھونک پھونک کر قدم اٹھانا ہوگا۔ مذاکرات کی میز پر اور سیاست کے میدان میں فتح و شکست کا مرحلہ میدان کارزار میں توپ و تفنگ کی جنگ سے زیادہ مشکل اور صبر آزما ہوتا ہے روس کی قوت، سیاسی مکر و فریب دھمکیاں خطرناک منصوبے اور تباہ کن عزائم اور پر زور پروپیگنڈے اپنی جگہ مگر اس سے حق و باطل کے پیمانے تبدیل نہیں ہوتے۔ حق کی فتح اور باطل کی شکست قدرت کا اٹل فیصلہ ہے۔

دنیا نے دیکھا کہ افغانستان میں معرکۂ کارزار گرم ہوا تو ڈیڑھ کروڑ آبادی والے ملک کے غیور باشندوں سے ۵۵ لاکھ سے زائد مسلمانوں کو ملک بدر کر دیا گیا چودہ لاکھ سے زائد مجاہدین کو شہید کر دیا گیا بے گناہ شہری آبادیوں پر بمباری، ضعیف مردوں با پردہ عورتوں اور معصوم بچوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دینا۔ زندوں کا گلا گھونٹنا جیتے جاگتے انسانوں کو جلانا۔ زہریلی گیسوں اور کیمیاوی کھادوں کا استعمال۔ غرض ہلاکت خیزی اور آدم کشی کا وہ کونسا جدید سے جدید تباہ کن اسلحہ ہے جسے نہتے اور بے گناہ افغانیوں کی تباہی کے لئے استعمال نہیں کیا گیا مگر آزادی کی اتنی بڑی قیمت ادا کرنے کے باوجود بھی مجاہدین کے حوصلے نہیں ٹوٹے۔

آٹھ نو سال سے افغانستان میں روسی تسلط، ظلم و بربریت، خونریزی درندگی و سفاکی جبر و استبداد شرم انسانیت جارحانہ اور وحشیانہ کردار، انسانی ہمدردی اور اخلاقی قدروں سے عاری۔ ننگ شرافت خدا بیزار اور سیہ سینہ تنگ کینہ کمیونسٹوں کی آنسوؤں کراہوں اور لہو میں گندھی ہوئی حصول اقتدار کی طویل ترین اور لاحاصل جنگ سے خود آنکھیں کھل گئیں ناقص معاہدے اور پاکستان کے اپنے موقف سے انحراف کے پیش نظر اب افغان مجاہدین اور اہل پاکستان بالخصوص دینی قوتوں اور عالم اسلام کو نئے دور اور نئے انداز اور اسلامی افغانستان کے قیام بقا و ترقی اور استحکام کے لئے نئے حالات میں خطرات کی سنگینی کے احساس کے ساتھ ساتھ بڑے فکر و تدبر، دور اندیشی، بڑے حوصلہ اور بامقصد انقلاب کے لئے کام کرنا ہوگا۔ بقا اور سلامتی کی راہ صرف اور صرف انابت الی اللہ نفاذ شریعت باہمی اتحاد و یک رنگی اور جرأت استقامت اور صحیح موقف میں ہے۔

ہماری دعا ہے کہ افغان قائدین پاکستان کے ارباب بست و کشاد اور عالم اسلام کے ارباب علم و بصیرت، ذمہ داران قوم و ملت، رہبران اسلام اور سربراہان ممالک نئے آزاد، اسلامی اور مستحکم افغانستان کے قیام اور اس کی تعمیر و ترقی کے سلسلہ میں ٹھوس اور مضبوط موقف کے ساتھ ساتھ ایک منظم مؤثر، کامیاب اور متفقہ لائحہ عمل کے اختیار کرنے میں بھی کامیاب ہو سکیں۔ وما ذلک علی اللہ بعزیز

عبدالقیوم حقانی